شوہر کی اجازت کے بغیر مہر میں اضافہ کر دیا تو کیا وہ دینا لازم ہے؟

ریفرنس نمبر:Lar10503 تاریخ:11-03-2021

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کے نکاح میں باہم رضامندی سے 5ہزار حق مہر طے ہوا تھااور اسی مہر پر ایجاب و قبول ہوا، پھر بعد میں زید کی اجازت کے بغیر بلکہ اس کے علم میں لائے بغیر ہی لڑکی والوں نے مولوی صاحب سے فارم میں حق مہر 150000 لکھوالیا، زید کو بعد میں جب علم ہوا، تو اس نے یہ اضافی رقم دینے سے انکار کر دیا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ نکاح کے بعد حق مہر میں جو اضافہ کیا گیا ہے، کیا یہ بھی زید پر دینا لازم ہو گا جبکہ وہ اس پر راضی نہیں اور علم ہونے پر اس نے دینے سے انکار بھی کر دیا تھا؟

نوٹ: لڑکی والے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وقت عقد مہر میں 5000 ہی تھا، زید کی مرضی و اجازت کے بغیر یہ بعد میں ہم نے اضافہ کروایا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دریافت کی گئی صورت میں زید پر صرف اتنا ہی مہر ادا کرنا لازم ہے جو دونوں کی رضامندی سے مقرر ہوا تھا یعنی 5000 اور لڑکی والوں کی طرف سے از خود جو اضافہ کیا گیا، وہ دینا زید پر لازم نہیں، کیونکہ لڑکی والوں نے اس کی اجازت و مرضی کے بغیر یہ اضافہ کیا، تو وہ اس میں فضولی ہوئے اور فضولی کا کیا ہوا اضافہ شوہر کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے، راضی ہو جائے تو لازم ہو جاتا ہے، رد کر دے تو باطل ہو جاتا ہے اور صورتِ مسئولہ میں زید نے علم ہونے کے بعد یہ اضافی رقم دینے سے چونکہ انکار کر دیا تھا، اس لیے یہ باطل ہو گیا۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور قرارداد کے بعد تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں۔“

(پارہ5، سورۃ النساء، آیت24)

تفسیر بیضاوی میں اس آیت کے تحت ہے: ”فیما یزاد علی المسمی أو یحط عنه بالتراضي“ ترجمہ: باہم تراضی سے جو کچھ طے شدہ مہر میں زیادہ یا کم کیا جاتا ہے اس میں گناہ نہیں ہے۔

(تفسیر بیضاوی، جلد2، صفحہ69، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے:"واستدلوا لجوازها بقوله تعالى:﴿وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾ [النساء:24] فإنّه يتناول ما تراضوا على إلحاقه وإسقاطه" ترجمہ: اور علماء نے اس (مقررہ مہر میں اضافہ کرنے) کے جائز ہونے کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا ہے ﴿وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾ کہ یہ آیت باہم رضامندی سے مہر بڑھانے یا گھٹانے کو شامل ہے۔ (البحر الرائق، جلد3، صفحہ261، مطبوعہ کوئٹہ)

مقررہ مہر میں کمی کرنے کے لیے صرف بیوی کی رضامندی، جبکہ اضافہ کرنے کے لیے میاں بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے، اس حوالے سے بدائع الصنائع میں ہے:"وتجوز الزيادة فی المهر اذا تراضيا بها والحط عنه اذا رضيت به" ترجمہ: مقررہ مہر میں اضافہ کرنا، جائز ہے، جبکہ میاں بیوی دونوں اس پر راضی ہوں اور کمی بھی جائز جبکہ بیوی اس پر راضی ہو۔
(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد3، صفحہ519، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے:"واشترط القبول لأن الزيادة في المهر لا تصح إلا به فتح عن التجنيس" یعنی: مہر زیادہ کیا تو شوہر کا قبول کرنا شرط ہے کیونکہ مہر میں زیادتی شوہر کے قبول کرنے سے ہی درست ہوگی۔ فتح القدیر بحوالہ تجنیس۔
(ردالمحتار، جلد3، صفحہ113، دار الفکر، بیروت)

تنویر الابصار اور در مختار میں ہے:"(هو من يتصرف في حق غيره بغير إذن شرعي، كل تصرف صدر منه) تمليكا كان كبيع وتزويج او اسقاط كطلاق واعتاق (وله مجيز) اى لهذه التصرف من يقدر على اجازته (حال وقوعه انعقد موقوفا ملتقطاً)" یعنی: فضولی وہ شخص ہے جو شرعی اجازت کے بغیر دوسرے کے حق میں تصرف کرے۔ ہر وہ تصرف جو فضولی سے صادر ہو، خواہ وہ تملیک کے قبیل سے ہو جیسا کہ بیع، نکاح یا اسقاط کے قبیل سے جیسا کہ طلاق اور آزاد کرنا اور اس کے صدور کے وقت کوئی اس کو جائز کرنے پر قدرت رکھنے والا موجود ہو تو فضولی کا وہ تصرف موقوفا منعقد ہوگا۔ (تنویر الابصار والدر المختار مع ردالمحتار، جلد5، صفحہ107، 106، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری

26رجب المرجب 1442ھ/11مارچ 2021ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے